سوال

(404) کیاایک ہی شخص کوزکوۃ کی مکمل یازیادہ تررقم دی جاسکتی ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زکوٰۃ کی رقم سے ایک ہی آدمی کوہزارہاروپے دے دیناکہ وہ اس سے اپناکاروبارکرے اورکسی کامحتاج نہ رہے،کیساہے ؟ (سائل) (۲۷جون۲۰۰۳ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ بقدرِ نصاب ایک ہی شخص کو صدقہ نہیں دیناچاہیے امام بخاری رحمہ اللہ ''صحیح بخاری''میں جواز کے قائل معلوم ہوتے ہیں،چنانچہ فرماتے ہیں :

'بَابٌ : قَدْرُکَمْ یُعْطٰی مِنَ الزَّکَاۃِ وَالصَّدَقَةِ، وَمَنْ أَعْطٰی شَاۃً' پھر نُسَیْبَہ انصاری کے قصے سے استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں ایک مکمل بکری عنایت فرمائی تھی جو بعد میں انھوں نے بطورِہدیہ حضرت عائشہ کوپیش کردی،پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

'فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا' (صحیح البخاری،بَابٌ : قَدْرُکَمْ یُعْطٰی مِنَ الزَّکَاۃِ وَالصَّدَقَةِ،وَمَنْ أَعْطٰی شَاۃً،رقم:۱۴۴۶)

''وہ اپنی اصل جگہ پہنچ گئی ہے۔''

امام محمد بن حسن الشیبانی (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد) بھی جواز کے قائل ہیں۔ ''صحیح بخاری''کے ترجمۃ الباب میں حسن سے منقول ہے :

'فِی أَیِّهَا أَعْطَیْتَ أَجْزَأَتْ' صحیح البخاری،بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی : وَفِی الرِّقَابِ وَالْغَارِمِینَ وَفِی سَبِیلِ اللّٰهِ (التوبۃ:۶۰)

مصارفِ زکوٰۃ میں سے جس صنف کوزکوٰۃ دی گئی،اداہوجائے گی۔

حسن کے نزدیک لِلْفُقَرَاءِ کالام مصرف کی وضاحت کے لیے ہے،لام تملیک نہیں۔ حضرت خالد کااسلحہ تیارکرنے والاواقعہ بھی اس امرکی دلیل ہے کہ آٹھ مصارف میں سے کسی صنف کوزکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ یہی مسلک راجح ہے۔ (وَاللّٰہُ تَعَالٰی أَعْلَمُ۔)

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:327

محدث فتویٰ